Regd. No. L.5254

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵

جلد ۳ | ۴ نبوت ۱۳۲۸ ہش | ۴ نومبر ۱۹۴۹ء | نمبر ۲۵۲

اخبار احمدیہ

لاہور ۳ نبوت۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت گھٹنے میں درد کی وجہ سے ناساز ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔

محترم نواب محمد عبد اللہ خاں صاحب کی طبیعت بدستور ہے۔ مگر روز کی نسبت آج کمزوری زیادہ محسوس ہو رہی ہے۔ احباب دعا جاری رکھیں۔

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کو قدرے افاقہ ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں

حضرت امیر المومنین جمعہ لاہور میں پڑھائینگے

لاہور ۳ نومبر۔ مکرم شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور کی طرف سے اطلاع مظہر ہے کہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کل جمعہ لاہور کی مسجد (بیرون دہلی دروازہ) میں پڑھائینگے نیز یہ کہ خطبہ ۲ بجے بعد دوپہر کی بجائے ٹھیک ۱ ۱/۲ بجے شروع ہو جائے گا۔ احباب وقت کی پابندی کا خیال رکھیں

آزاد کشمیر علاقے اور ہندوستانی مقبوضہ کشمیر کے علاقے کے قیدیوں کا تبادلہ اس ماہ کے آخر میں ہوگا

راولپنڈی ۳ نومبر۔ آج راولپنڈی میں کشمیر کمیشن کے انتظامی صدر دفتر کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ کراچی میں ۲۷ جولائی کو کشمیر میں لڑائی بند کرنے کے سلسلے میں جو سمجھوتہ ہوا تھا۔ اس کے متعلق حدود کے تعین کا معاملہ امن دامان سے طے پا گیا ہے۔ اس سلسلے میں اتحادی قوموں کے مبصروں کو ۸۰۰ میل لمبے علاقے کا دورہ کرنا پڑا جو مناور سے شمال کی طرف کیرن کو اور دوسری طرف مشرق کی سمت برفانی علاقوں کو جاتی ہیں۔ صدر دفتر کے اعلان میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ کراچی کے سمجھوتے سے نتیجے کے طور پر پاکستان و ہندوستان کے فوجی افسروں نے چند نکات کا ایک ضمیمہ بھی بنا لیا ہے۔ جس کی رو سے موجودہ دفاعی چوکیوں میں اور سپاہی تعین کرنا یا مزید جنگی سامان بھیجنا سمجھوتے کی خلاف ورزی سمجھا جائے گا۔ حدود مقررہ کے ۵ میل کے علاقے کے اندر اندر بارود وغیرہ لانے کی ممانعت ہوگی۔ نیز معلوم ہوا ہے کہ اس مہینے کے آخر تک آزاد کشمیر علاقے اور ریاست کشمیر کے ہندوستانی مقبوضہ علاقے کے قیدیوں کا تبادلہ معرض عمل میں آ جائیگا اس سلسلے میں پاکستان نے حکومت ہندوستان کے ساتھ خط و کتابت شروع کر دی ہے اور دونوں طرف فہرستیں تیار ہو رہی ہیں۔ آج اس سلسلے میں آزاد کشمیر علاقے سے ۲۵ غیر مسلم قیدی بذریعہ ہوائی جہاز پشاور پہنچائے گئے جنہیں تبادلے کے لئے راولپنڈی لایا جائے گا۔

دو ڈیژنوں کا ایک صوبہ

نئی دہلی ۳ نومبر۔ ماسٹر تارا سنگھ نے ایک انٹرویو میں کہا۔ مشرقی پنجاب کی گورنمنٹ ہم سے کئے ہوئے وعدوں کو نباہنے میں ناکام رہی ہے۔ ملازمتوں کے معاملے میں امتیاز برتتی ہے۔ لہذا جالندھر اور انبالہ ڈویژن کو ملا کر سکھوں کے لئے ایک خالص پنجابی بولنے والا صوبہ بنا دیا جائے اور اگر وہ اپنا خرچ برداشت کرنے کے قابل نہ ہو تو اسمیں پٹیالہ اور مشرقی پنجاب کی یونین کو ملا دیا جائے لیکن اگر کانگرسی ہندو سکھوں کو برابری کا یقین دلا دیں اور تلافی مافات کریں تو ہم اپنے مطالبے پر نظر ثانی کے لئے تیار ہو سکتے ہیں

پاکستان میں پٹسن کے کارخانوں کا قیام ہندوستان کی انڈسٹری کا مستقبل تاریک کر دیگا

لندن ۳ نومبر۔ جریدہ "ٹائمز ریویو آف انڈسٹری" کے نامہ نگار خصوصی مقیم کراچی کا کہنا ہے۔ کہ تقسیم کے وقت جب ہندوستان کو یہ کہا گیا تھا کہ پٹسن کے بعض کارخانے پاکستان میں منتقل ہو جانے چاہئیں۔ لیکن اس نے انکار کر دیا تھا۔ اس کا اس وقت کے انکار پر تنقید نے پٹسن کی پالیسی کو معرض خطر میں ڈال دیا ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ دونوں حکومتوں کے لئے یہی بہتر ہوگا کہ پاکستان میں نئے کارخانے قائم کرنے کی بجائے ہندوستان ہی سے کچھ اس طرف منتقل کرائے جائیں۔ ورنہ پٹسن سے تیار کردہ اشیاء کی پیداوار اس قدر ہو جائے گی۔ جو شاید دنیا کی ضرورت سے بھی بڑھ جائے۔ پاکستان اس وقت کم از کم چار ملیں قائم کرنے پر مجبور ہے۔ جب کہ دنیا کی مانگ دن بدن کم ہو رہی ہے۔ کیونکہ دوسرے ملکوں نے اس کا بدل تلاش کرنا شروع کر دیا ہے۔ دوسری طرف پیداوار کی اس زیادتی سے خام پٹسن کی مارکیٹ گر جانے کا بھی اندیشہ ہے۔ جبکہ ہندوستان اپنی ساری کوشش اسبات پر صرف کر رہا ہے۔ کہ پاکستان کی پیداوار کا اعتماد کم کر دے۔ پاکستان نے بیرون سے ۱۳ ہزار کی مشینریاں خرید کر لی ہیں جو کم از کم ۲۰ لاکھ گانٹھیں تیار کر سکیں گی۔ اس سے امید کی جاتی ہے کہ کلکتہ کی بیلنگ انڈسٹری کا مستقبل تاریک ہو جائے گا۔

ڈنمارک کے وزیر مختار کراچی میں

کراچی ۳ نومبر آج ڈنمارک کے وزیر مختار اے سی الیف سکارتو فلڈ ٹلور نے پاکستان کے گورنر جنرل الحاج خواجہ ناظم الدین کے حضور اپنے تقرر کے کاغذات پیش کرتے ہوئے کہا ڈنمارک کے لوگ اور حکومت خلوص نیت سے پاکستان کی فلاح و بہبود چاہتے ہیں حضور گورنر جنرل نے بھی جواباً خیر سگالی کے جذبات کا اظہار کیا اور کہا کہ ڈنمارک ان ملکوں میں سے ہے جنکے ساتھ پاکستان کا معاشرتی اور تجارتی تعلق پیدا ہو چکا ہے۔ ۲ سٹیٹ بنک کی عمارت کی تعمیر میں اعانت بھی حاصل کی جائے گی۔

کپاس کے اندازے تک کمی

لاہور ۳ نومبر۔ گذشتہ خریف ۱۹۴۸ء میں محکمہ زراعت نے فصل کپاس کے متعلق اندازہ کیا تھا کہ ۱۴۱۱۰۰۰ ایکڑ رقبے میں کاشت کی جائے گی۔ لیکن فصل بونے کے وقت نہروں کا پانی بند ہو جانے کی وجہ سے مجوزہ رقبے میں ۹ فی صدی کی کمی ہو گئی۔ اور ۲۵۰۰۰۰ ایکڑ رقبے میں دیسی کپاس اور ۱۳۷۷۰۰۰ ایکڑ رقبے میں امریکن کپاس کاشت کی گئی۔ چنانچہ پیداوار کے متعلق جو اندازہ کیا گیا تھا۔ اس میں بھی ۸ فیصدی کمی ہو گئی۔ اس کمی کی دوسری وجہ بارشیں اور بعض اضلاع میں دریاؤں کی طغیانیاں بھی ہیں (سرکاری اطلاع)

آخری تاریخ ۲۷ نومبر ہے

لاہور ۳ نومبر محکمہ تعلقات عامہ کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ الیکشن انکوائری کمیٹی مغربی پنجاب نے مجلس آئین ساز کے آئندہ انتخابات اور حلقہ ہائے انتخاب کے متعلق جو رپورٹ پیش کی ہے اس پر اعتراضات کے لئے آخری تاریخ ۲۷ نومبر مقرر ہے۔ ۲۷ نومبر تک ایسے تمام اعتراضات ہوم سیکرٹری مغربی پنجاب تک پہنچ جانے چاہئیں۔

کراچی میں مسلم لیگ ممالک کی اقتصادی تعمیر کی کانفرنس

بغداد ۳ نومبر۔ لندن کے جریدہ "زمان" کے نامہ نگار مقیم کراچی کی ایک اطلاع کے مطابق حکومت پاکستان تمام مسلمان ممالک کی اقتصادی تعمیر و ترقی کے لئے ایک جامع و مانع سکیم تیار کر رہی ہے۔ پاکستان کے وزیر خزانہ نے نامہ نگار مذکور کو بتایا کہ اسوقت مسلمان ممالک اقتصادی تعمیر کے بے حد محتاج ہیں لہذا اسکا ایک مشترکہ پروگرام تیار کرنے کے لئے ہم نے ۲۵ نومبر کو کراچی میں عرب اور دیگر مسلم ممالک کے نمائندوں کو ایک اقتصادی کانفرنس میں شرکت کی دعوت دی ہے معلوم ہوا ہے کہ اس کانفرنس میں بعض مشہور ماہر معاشیات مثلاً حافظ عفیفی پاشا اور علی یحیٰ پاشا بھی شرکت کرینگے نیز عبد الرحمان عزام پاشا کو بھی شرکت کے لئے خاص دعوت نامہ بھیجا جا چکا ہے اس کانفرنس میں مصری انجینئروں سے پاکستان میں

جاپان میں معاہدہ صلح میں تیزی

واشنگٹن ۳ نومبر۔ امید کی جاتی ہے۔ کہ چین میں کمیونسٹوں کی کامیابیاں جاپان سے معاہدہ صلح کے مسودے کی تیاری کو تیز تر کر دیگی۔ سٹیٹ ڈیپارٹمنٹ مستقبل قریب میں اس سلسلے میں مشرق بعید کے کمیشن کے ممبروں سے بات چیت کرے گا۔ اور امید کی جاتی ہے معاہدہ صلح کے سلسلے میں بات چیت آئندہ دو ماہ کے اندر اندر شروع ہو جائیگی۔

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے کواپریٹو کیپیٹل پرنٹنگ پریس وطن بلڈنگ لاہور سے طبع کرا کر ۲ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

احمدیت کو فیشن سے مرعوب ہونے والے عقلمندوں کی بجائے بیباک اور نڈر دیوانوں کی ضرورت ہے

حقیقی تعریف وہی ہے جو آسمان پر ہو —— خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کا دوسرا دن

الفضل کے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے

ربوہ ۔ ۳۱ اکتوبر ۔ آج پھر ظہر کی نماز سے کچھ پہلے حضرت امیر المومنین (صدر خدام الاحمدیہ) مقام اجتماع میں تشریف لائے ۔ اور خدام و اطفال میں ایک گھنٹہ سے زائد عرصہ تک بیٹھ کر خالص مجلسی انداز میں ارشادات و ہدایات سے نوازتے رہے ۔ سب سے پہلے حضور نے خدام کو فیشن پرستی کی لعنت کو ترک کرنے کی تلقین کی ۔ اور فرمایا جو قوم فیشن یا سماج کے رواجوں سے مرعوب ہو کر اپنا مطمح نظر بھول جاتی ہے ۔ اس کے لئے ترقی کی تمام راہیں مسدود ہو جاتی ہیں ۔ حضور نے اس سلسلے میں اپنے ایک دفعہ ٹائی پہننے اور صوبیدار میجر محمد ایوب خان کے ٹوکنے کا واقعہ بھی بیان فرمایا ۔ اسی طرح آپ نے ایک دفعہ عید کے دن ٹوپی پہن کر آنے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تعجب کا اظہار کرنے کا واقعہ بھی سنایا ۔ اور کہا بے شک فیشن کی رو کا مقابلہ کرنا بڑا مشکل ہوتا ہے ۔ لیکن تم نے کبھی اپنے عزائم کی طرف بھی نگاہ دوڑائی ہے ۔ ایک طرف تو تم دنیا کو فتح کرنے کا ارادہ رکھتے ہو ۔ لیکن دوسری طرف تم معمولی معمولی باتوں میں فیشن سے مرعوب ہو جاتے ہو ۔ اس سلسلے میں حضور نے سب سے پہلے داڑھی کی تلقین فرمائی آپ نے جرمن نومسلم ہر عبد الشکور کنزے کو سٹیج پر کھڑا کر کے فرمایا دیکھو ان کی گزشتہ سات پشتوں میں بھی کسی نے داڑھی نہیں رکھی ہوگی ۔ لیکن جونہی انہوں نے اسلام قبول کیا ۔ داڑھی کو اس کا طرۂ امتیاز سمجھتے ہوئے فوراً رکھ لی ۔ تو پھر تمہارے لئے کونسی چیز مانع ہے تم کیوں کتر کتر کر اسے برائے نام سی کر لیتے ہو ۔

ہر عبد الشکور کنزے کے بعد حضور نے انگریز نومسلم مسٹر بشیر آرچرڈ کے داڑھی رکھنے اور دیگر دینی سرگرمیوں کا ذکر کیا ۔ حضور نے یہ بھی فرمایا کہ جو لوگ ان شعار اسلامی کو چھوڑ کر یہ سمجھتے ہیں کہ وہ دوسروں کے قریب ہو جائیں گے ۔ وہ دھوکے میں ہیں انہیں معلوم ہونا چاہیئے کہ لوگ ان سے نفرت ڈاڑھی اور مونچھوں کی وجہ سے نہیں کرتے ۔ بلکہ معترضین کو تو ان کی احمدیت قبول نہیں ہے ۔ اور جب تک تم اس کے قائل رہو گے ان کی مخالفتیں کسی نہ کسی رنگ میں جاری رہیں گی ۔ نبی [illegible] لیتے ہیں موسیٰ علیہ السلام ۔ عیسیٰ علیہ السلام اور نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی سی دیوانگی پیدا کرو ۔ اور دیوانوں کی طرح ہر محفل میں اپنی سچی بات انتہائی بے باکی کے ساتھ کہنے سے نہ رکو ۔

نادہندوں کو تلقین کرو

حضور نے فرمایا تم لوگ ابھی ہر لحاظ سے کم مایہ ہو ۔ جتھے تمہارے پاس نہیں ۔ دولت تمہارے پاس نہیں ۔ علم کے لحاظ سے بھی ابھی دوسری دنیا تم سے بہت آگے ہے ۔ اور پھر ابھی انبیاء کی جماعتوں کی سی دیوانگی بھی تم پیدا نہیں کر سکے ۔ تو پھر تمہارے وہ بلند عزائم کیونکر پورے ہوں گے ۔ مومن تو جب یہ دیکھتا ہے کہ دنیا دوسری اوٹ پٹانگ باتوں میں لگی ہوئی ہے ۔ اور اسکے خدا کی بات کوئی نہیں سنتا ۔ تو وہ دیوانہ اور پاگل ہو جاتا ہے ۔ اور دیوانہ وار اپنی ہی کہنا شروع کر دیتا ہے ۔

تمہارے عزیزوں رشتہ داروں اور ہمسایوں میں سے کتنے ابھی تک نادہند ہیں ۔ کیا تم نے کبھی انہیں تلقین کی ۔ کہ تم کیوں نادہند ہو اور سلسلے کی ضروریات کا خیال کیوں بھلا دیا ہے ۔ حالانکہ تمہیں چاہیئے کہ ایسا کرنے والے خواہ کوئی ہوں ۔ ان کو حتی المقدور مناؤ اور اگر وہ راہ راست پر نہ آئیں ۔ تو اگر اور کچھ نہ کر سکو تو بیلوتہی ضرور اختیار کر لو ۔

اس کے بعد حضور دیر تک اسلامی لباس اور دیگر اسلامی طور و طریق کے متعلق اپنی زریں ہدایات سے نوازتے رہے ۔ اور تقریر کے خاتمے پر تلقین عمل فرماتے ہوئے کہا میں نے اب عزم کیا ہے ۔ کہ جماعت کا جو حصہ بے حس ہو چکا ہے ۔ اول اسکی اصلاح کی کوشش کروں ۔ اور اگر وہ اصلاح کے قابل نہ رہا ہو ۔ تو اسے کاٹ دوں ۔ میں اگر غلط کہتا ہوں تو مجھے ٹوکو ۔ لیکن اگر میں قرآن اور حدیث کے مطابق تم سے عمل کا تقاضا ٹھیک کرتا ہوں تو پھر اسپر مومنوں کی طرح عمل کرو ۔ فیشن اور سماج کے رواج تمہیں مرعوب نہ کرنے پائیں ۔ انبیاء کی تاریخ پر نظر دوڑا کر دیکھو وہ کہاں فیشن سے مرعوب ہوتے تھے ۔ انہوں نے کب نوکریاں چلے جانے کے ڈر سے اپنے فرائض کی صحیح ادائیگی چھوڑ دی تھی ۔ کلمۂ حق کو ہر حال میں نڈروں کی طرح پہونچانے کے لئے تیار ہو جاؤ ۔ مجھے ہرگز ان عقلمندوں کی ضرورت نہیں جو قدم قدم پر لوگوں سے مرعوب ہوتے پھریں ۔ بلکہ مجھے ان دیوانوں اور پاگلوں کی ضرورت ہے ۔ جو خدا کی بات منوا کر چھوڑیں ۔ اپنے اندر عمل کا جذبہ پیدا کرو ۔ اور دنیا والوں کے تمسخر کی پروا نہ کرو ۔ یاد رکھو تعریف وہی اچھی ہے ۔ جو آسمان پر ہو دنیا والوں کی تعریف اس آسمانی تعریف کے مقابلہ میں کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتی ۔

حضور کے مقام اجتماع سے تشریف لے جانے کے بعد نائب صدر صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے نماز ظہر و عصر پڑھائی ۔

دیگر پروگرام

آج کا پروگرام ۴ بجے صبح شروع ہو گیا تھا ۔ نماز تہجد نماز فجر اور تلاوت کلام پاک کے بعد اجتماعی ورزش ہوئی ۔ جس کے بعد حسب معمول خدام نے اپنے اپنے خیموں میں جتھوں کے ساتھ ناشتہ کیا ۔ ناشتہ کے بعد حضور کے خطاب تک والی بال فٹ بال ۔ کبڈی ۔ جیولن تھرو ۔ ہیمر تھرو گولہ پھینکنا اور سو گز کی دوڑ ہوئی ۔ فٹ بال کا میچ حضور نے خود بھی دیر تک ملاحظہ فرمایا ۔ جس کے بعد ایک سیلونی دوست کے چاقو اور تلوار چلانے کے کرتب دیکھے ۔ نماز ولا کے بعد پہاڑی پر چڑھنے کا مقابلہ ہوا ۔ جس میں بشیر احمد سرگودہا اول [illegible] ہے ۔ اور تعلیم الاسلام کالج کے صادق محمد صاحب دوسرے درجہ پر آئے ۔ اترتے وقت سیالکوٹ کے ایک خادم ناصر احمد صاحب نے سر کے بل دوڑ کر میدان مارنے کی کوشش کی ۔ لیکن وہ اس کوشش میں تین دفعہ لڑھکے اور تیسری دفعہ تو بے ہوش ہو گئے ۔ جونہی وہ گرے ۔ صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب اور ان کے ساتھیوں نے انہیں سنبھالا ۔ اور اجتماع کے طبی کیمپ میں لے گئے ۔ زخم صاف کر کے مناسب ادویہ استعمال کیں اور پٹیاں باندھ دی گئیں اور ڈیڑھ گھنٹے کے اندر اندر شیخ ناصر احمد صاحب کبڈی کے میچ میں بعض کھلاڑیوں کو جیتا جیتا کہہ کر داد تحسین دیتے ہوئے دیکھے گئے ۔

کبڈی کے فائنل میچ کے معاً بعد جس کا میدان سیالکوٹ اور سرگودہا کی ٹیم کے ہاتھ رہا ۔ مغرب و عشاء کی نمازیں ہوئیں اور پھر کھانے کے بعد علمی مقابلے شروع ہو گئے ۔ کبڈی کے میچ میں چوہدری بشیر احمد صاحب آف سرگودہا اور چوہدری صلاح الدین صاحب بہلولپوری کی کھیل کو بہت زیادہ سراہا گیا ۔ ربوہ کی ٹیم دوسرے درجہ پر رہی ۔ فٹ بال میں جس کا آخری میچ بلانتیجہ رہ کر کل تک ملتوی ہو گیا تھا ۔ ٹی ۔ آئی کالج لاہور اور ٹی آئی ہائی سکول کے درمیان آخری میچ بلانتیجہ رہ کر کل تک ملتوی ہو گیا تھا ۔ کالج کے طلبہ اسلم باجوہ اور لطف الرحمن اور محمود احمد حیدر آبادی کی گیم پسند کی گئی ۔ والی بال میں چوہدری محفوظ الرحمن آف ربوہ کے کھیل نے زیادہ تحسین حاصل کی ۔ علمی مقابلوں کے بعد رات کے ساڑھے دس بجے تلقین عمل کا جلسہ شروع ہوا ۔ جس میں نائب صدر کے علاوہ مکرم عبد السلام صاحب اختر پروفیسر صوفی بشارت الرحمن صاحب اور مکرم خورشید احمد صاحب سب ایڈیٹر الفضل نے بھی تقریریں کیں ۔

اچھے کھلاڑی

بحیثیت مجموعی اجتماعی کھیلوں میں ربوہ کی ٹیمیں اوّل درجے پر اور تعلیم الاسلام کالج کی دوسرے درجے پر رہیں ۔ لیکن انفرادی مقابلوں میں تعلیم الاسلام کالج اول درجے پر اور تعلیم الاسلام ہائی سکول دوسرے درجے پر رہا ۔ ہیمر تھرو کے دونوں انعامی درجے بالترتیب محمد اسلم صاحب باجوہ اور محبوب احمد صاحب طلباء تعلیم الاسلام کالج نے حاصل کئے ۔ جیولن تھرو میں محبوب احمد صاحب تعلیم الاسلام کالج اول اور منظور احمد صاحب احمد نگر دوم رہے ۔ سو گز کی دوڑ میں ٹی ۔ آئی کالج کے محمد اسلم باجوہ اول رہے اور سیف اللہ صاحب بہلولپوری دوم رہے ۔ گولہ پھینکنے کے دونوں درجے علی الترتیب ربوہ کے چوہدری محفوظ الرحمن صاحب اور راجہ محمد یعقوب نے حاصل کئے ۔ اونچی چھلانگ کے دونوں مقام ٹی ۔ آئی کالج کے رشید احمد صاحب قیصرانی اور محبوب احمد صاحب نے حاصل کئے لیکن لمبی چھلانگ میں کالج کوئی حصہ نہ لے سکا کہ اول سیف اللہ صاحب بہلولپوری اور دوسرے درجے پر عبد الحمید صاحب آف احمد نگر (جامعہ احمدیہ) رہے ۔

اطفال کی سرگرمیاں

خدام کے ساتھ ساتھ اطفال کی سرگرمیاں بھی بدستور جاری ہیں ۔ نماز فجر اور تلاوت کے بعد اجتماعی ورزش ہوئی ۔ پھر ناشتہ اور ناشتے کے بعد ساڑھے سات سے کر نو بجے تک ۔ ۵۰ گز کی دوڑ مرمت سائیکل ۔ اونچی آواز اور ہوائی بندوق کے نشانے کا مقابلہ ہوا ۔ اس کے بعد ۹ سے ۱۲ بجے تک کپڑے دھونے آہستہ سائیکل چلانے ۔ بوٹ پالش کرنے اور طبی سرگرمیوں کے مقابلے ہوئے ۔ حضور ایدہ اللہ کی تقریر کے بعد حفظ قرآن و علم دینی معلومات اور مطالعہ کتب سلسلہ کے علمی مقابلے ہوئے ۔ نماز عصر کے بعد اطفال میں فی البدیہہ تقاریر کا مقابلہ ہوا ۔

روزنامہ الفضل لاہور
۴ نومبر ۱۹۴۹ء

حکومت کا مونہہ نہ تکیئے

ہم نے الفضل کی گزشتہ اشاعت میں بتایا ہے۔ کہ اسلام کے اصول ایسے ہیں کہ ان پر بڑی حد تک غیر موافق حکومت کی موجودگی میں بھی عمل کیا جا سکتا ہے۔ اگرچہ یہ درست ہے کہ ایک موافق حکومت ہی پورے اسلام کے پھولنے پھلنے کے لئے فضا پیدا کر سکتی ہے۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے۔ کہ اگر حکومت موافق نہ ہو۔ تو اسلام کے اصولوں پر قطعاً عمل ہو ہی نہیں سکتا ہم یہاں اس حکومت کا ذکر نہیں کر رہے۔ جو سرے سے ہی اسلام کی دشمن ہو۔ اور جو عمداً اسلامی اعمال کو روکنے کے لئے کوشش کرتی ہو۔ ہم یہاں صرف ایسی حکومت کا ذکر کر رہے ہیں۔ جو دین میں تعرض نہ کرے۔ اور اگر ایسی حکومت ہو جیسی کہ اب پاکستان میں قائم ہے۔ جو اگرچہ باوجود اسلامی کہلانے کے حقیقی طور پر اسلامی نہیں ہے۔ مگر اسلام کے نہ صرف خلاف ہی نہیں بلکہ اسلامی اصولوں کے پھلنے پھولنے کے لئے بہت حد تک ممد و معاون ہو ایسی حکومت میں بہت سے اسلامی اصول ہیں جن پر عمل کرنا بہت آسان ہے۔

جب تک پاکستان میں صحیح اسلامی حکومت قائم نہیں ہوتی۔ اس وقت تک اسلامی اصولوں پر عمل کرنے کے لئے منتظر بیٹھے رہنا کسی طرح بھی زیبا نہیں کہلا سکتا۔ اگر جیسا کہ کہا جاتا ہے پاکستان کے رہنے والے اسلامی حکومت کے خواہشمند ہیں۔ تو ان کو چاہیئے کہ جہاں وہ یہاں اسلامی حکومت قائم کرنے کے لئے جد و جہد کریں ساتھ ہی وہ اپنے اعمال بھی اسلامی اصولوں کے مطابق بنانے کے لئے توجہ خرچ کریں۔ اس طرح وہ اپنے مقصد میں جلد کامیاب ہو سکتے ہیں۔

اگر ہمارے یہ ناصحین جو چاہتے ہیں کہ اسلام کے معاشی اصول یہاں رائج ہوں۔ اتنا زیادہ وقت حکومت کو جھنجھوڑنے کی بجائے خود اسلامی اصولوں پر عمل کرنے اور دوسروں کو عمل کرانے میں صرف کریں۔ تو یقیناً زیادہ فائدہ ہو سکتا ہے۔ حالت یہ ہے کہ ہمارے یہ ناصحین ظاہر تو یہی کرتے ہیں کہ وہ اسلام کے مطابق معاشرہ قائم کرنا چاہتے ہیں۔ لیکن وہ طریق جس سے اسلامی معاشرہ قائم ہوتا ہے۔ نہ تو خود اسکو اختیار کرتے ہیں۔ اور نہ دوسروں کو اسکی تبلیغ کرتے ہیں۔

جیسا کہ ہم پہلے عرض کر چکے ہیں اسلامی معاشرہ کو زندہ کرنے کا ایک ہی طریق ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ ہم تمام اسلام کو اپنے آپ میں زندہ کریں جب ہم پکے مسلمان ہو جائیں گے اسلامی معاشرہ بھی قائم ہو جائے گا۔ لیکن اسکے باوجود کہ ہم عوام میں یہ تبدیلی فوری طور پر پیدا نہیں کر سکتے۔ ہم بطور خود اسلام کے بعض ایسے اصول جو عوام کی معاشی زندگی بہتر بنا سکتے ہیں اختیار کر سکتے ہیں۔ مثلاً اگر حکومت زکوٰۃ اور صدقات کا کوئی انتظام نہیں کرتی۔ تو ہم محلہ محلہ میں ایسا انتظام بطور خود کر سکتے ہیں۔ کہ زکوٰۃ اور صدقات کو جمع کر کے مستحقین پر خرچ کریں۔ محلہ کی بیواؤں اور اپاہجوں کو اس فنڈ سے امداد دے سکتے ہیں۔ پھر اگر کوئی کام کرنا چاہے۔ اور سرمایہ نہ رکھتا ہو۔ تو اس کی مدد کر سکتے ہیں۔ لیکن پھر وہی بات اس کے لئے پہلے ہمیں دینداروں کی اکثریت ہر محلہ میں پیدا کرنا پڑے گی۔ جو اس نظام کو پوری افادیت کے ساتھ چلا سکے۔ دینداری کی شرط ایسی ہے جو حکومت پر بھی عائد ہوتی ہے۔ جب تک حکومت کے کارندے اسلام کے پابند نہ ہوں حکومت بھی اسلامی معاشی نظام کا وہ حصہ جو حکومت باحسن طریق نافذ کر سکتی ہے نافذ نہیں کر سکتی۔

پھر ہم حکومت کی مدد کے بغیر وراثت کے اصولوں پر بھی عمل کر سکتے ہیں۔ خرید و فروخت میں اسلامی اصول اختیار کر سکتے ہیں۔ احتکار اور اکتناز سے بچ سکتے ہیں۔ سود خواری اور شراب خوری کی لعنت کو مٹا سکتے ہیں۔ اسی طرح ہماری رائے میں حکومت کی مدد کے بغیر تقریباً تمام ان اسلامی اصولوں پر عمل کر سکتے ہیں۔ جو ہمارے معاشرہ سے وہ تلخیاں دور کر سکتے ہیں۔ جو موجودہ مغربی سرمایہ داری نے پیدا کر دی ہیں۔

بعض لوگ اس پر یہ کہیں گے کہ اس طرح عمل کرنا بڑا مشکل ہے۔ ایسے لوگوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اسلام کے معاشی اصول جس بنیاد پر قائم ہیں جب تک وہ بنیاد محکم نہ ہو عقلیت کے گھڑے ہوئے اصولوں کی طرح صرف اوپر سے ٹھونس دینے کا کوئی فائدہ نہیں۔ عقلی اصول ہمیشہ بدلتے رہتے ہیں۔ اور حکومت کی تبدیلی کے ساتھ بدلے جا سکتے ہیں۔ لیکن اسلامی اصول ابدی ہیں ان میں تبدیلی ناممکن ہے۔ اس لئے ان کو پہلے مسلمانوں کی فطرت میں راسخ کرنے کی ضرورت ہے۔

پھر اگر ہم ایسا نہ کریں گے۔ اور اسکے بعد صرف حکومت کو تبدیل کرنے کی کوشش کریں گے۔ اور اسکو مجبور کریں گے۔ کہ وہ مساوات کے اصولوں کو رائج کرے۔ تو خطرہ ہے کہ ہم غیر محسوس طور پر کمیونزم کے وہ الحادی طریقے اختیار کرنے پر راغب ہو جائیں گے جو موجودہ سرمایہ داری سے کم مہلک نہیں ہیں۔

ڈاکٹر عبد الحکیم پٹیالوی کی پیشگوئی

ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب پٹیالوی کی پیشگوئی کے متعلق جو کچھ ہم نے درنجف کے مقالہ نگار جناب سید امیر حسین شاہ صاحب کے جواب میں الفضل میں لکھا تھا اس کا جواب الجواب آپ نے درنجف کی اشاعت ۲۸ اکتوبر ۱۹۴۹ء میں دیا ہے آپ فرماتے ہیں:۔

"اب مرزا صاحب کو ۴ اگست ۱۹۰۸ء کے بعد خواہ ایک دن کی قلیل مدت ہی کیوں نہ ہوتی فوت ہو جانا چاہیئے تھا۔ نہ کہ چودہ ماہ کی میعاد کے اندر ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو۔ اب ساری بحث کو ۴ اگست ۱۹۰۸ء تک۔ یا ۴ اگست ۱۹۰۸ء کو کی دلدل میں پھنسانا یا پھنسانے کی کوشش کرنا چہ معنی دارد؟ حالانکہ سب لوگ احمدی نہیں ہیں۔

حضرات جولائی ۱۹۰۷ء سے ۴ اگست ۱۹۰۸ء تک کی میعاد میں ہر ایک تاریخ کے ساتھ تک لگ سکتا ہے۔ اور اس تک کی میعاد ۴ اگست ۱۹۰۸ء تک کی ہے۔"

یاد رہے کہ یہ ہم نے اپنی طرف سے نہیں کہا تھا۔ بلکہ مولوی ثناء اللہ صاحب آنجہانی اور پیسہ اخبار کے ایڈیٹر نے یہی کہا ہے۔ ان کے نزدیک تو "کو" اور "تک" میں بڑا فرق ہے۔ اسی لئے انہوں نے فرمایا کہ ڈاکٹر صاحب کی پیشگوئی جھوٹی نکلی۔

فرض کیجئے آپ کے ایک دوست کا خط آتا ہے کہ "میں ۴ اگست تک آپ کے پاس آؤنگا آپ گھر پر رہیں۔"

پھر چند دن کے بعد وہی دوست آپ کو لکھتا ہے "میں ۴ اگست کو آپ کے پاس آؤنگا۔ آپ گھر پر رہیں۔"

کیا ان دونوں میں کوئی فرق نہیں۔ پہلی صورت میں آپ اگر دوست کو ملنا چاہتے ہیں۔ تو آپ ۴ اگست تک اپنے گھر سے کسی ایک دن بھی باہر نہیں جا سکتے۔ کیونکہ معلوم نہیں آپ کا دوست کس دن آ نکلے۔ دوسری صورت میں آپ ۳ اگست تک ہر روز گھر سے باہر رہ سکتے ہیں۔ صرف ۴ اگست کو آپ کو گھر میں ہونا ضروری ہے۔ کیا یہ کوئی فرق نہیں ہے؟

ڈاکٹر عبد الحکیم صاحب پٹیالوی نے مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق جو پہلے پیشگوئیاں کی تھیں۔ وہ اس آخری پیشگوئی سے کہ آپ ۴ اگست "کو" فوت ہوں گے منسوخ ہو گئی تھیں۔ اگر ڈاکٹر صاحب نئی پیشگوئی نہ کرتے۔ تو یقیناً مسیح موعود علیہ السلام ۴ اگست کے بعد تک زندہ رہتے۔ اور ڈاکٹر صاحب کی تمام پیشگوئیاں جھوٹی ثابت ہوتیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے میعاد کے متعلق جو کچھ بھی کہا تھا ان پیشگوئیوں کے مدنظر کہا تھا۔ جب ڈاکٹر صاحب نے اپنی نئی پیشگوئی سے خود اپنی پیشگوئیوں کو باطل کر دیا۔ تو ان پیشگوئیوں کو اور جو کچھ مسیح موعود علیہ السلام نے ان کے پیش نظر کہا تھا اب زیر بحث لانا کس طرح درست ہے؟ اذا فات الشرط فات المشروط

فرض کیجئے کہ آپ کا دوست یہ خط لکھنے کے بعد کہ میں ۴ اگست کو آؤنگا۔ ۳ اگست کو آ جاتا ہے آپ اس روز گھر میں موجود نہیں۔ کیا آپ کا دوست اپنے پہلے خط کے پیش نظر آپ پر غیر حاضری کا الزام لگا سکتا ہے؟ کیا آپ کا اسے یہ جواب دینا کہ آپ کے دوسرے خط نے پہلے کو منسوخ کر دیا درست نہیں ہوگا؟

غرض تو صرف ڈاکٹر عبد الحکیم پٹیالوی کو جھوٹا کرنے سے تھی۔ اگر وہ اپنی پہلی پیشگوئی پر قائم رہتا۔ تو پھر حضور علیہ السلام کی عمر لمبی کر کے جھوٹا ثابت کیا جاتا۔ مگر جب اس نے "تک" کو "کو" سے بدل دیا۔ اور بجائے "۴ اگست تک" کے "۴ اگست کو" کر دیا۔ تو پھر اللہ تعالےٰ نے اسکو ایک اور طریق سے جھوٹا ثابت کر دیا۔ اور شاید یہ اسلئے کہ متشککین کو "تک" اور "کو" کی بھول بھلیوں میں سرگرداں کیا جائے۔

وتعز من تشاء و تذل من تشاء

درخواست ہائے دُعا

(۱) میرے خالو زاد بھائی نور علی خان صاحب عرصہ اڑھائی سال سے صاحب فراش ہیں۔ ان کی کامل صحت کے لئے احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار محمد اسمٰعیل بقاپوری کراچی

(۲) مجلس خدام الاحمدیہ سیالکوٹ چھاؤنی کے سرگرم رکن چوہدری نثار احمد صاحب عرصہ چار سال سے بیمار چلے آتے ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ سید اعجاز احمد انسپکٹر بیت المال

(۳) خاکسار کی اہلیہ ۵ ماہ سے بیمار ہے۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں

خاکسار ارالرحمٰن احمدی ار کراچی

اِسلام میں استخارہ کا بابرکت نظام

مسنون استخارہ کی ضروری شرائط

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے)

چند دن ہوئے ایک عزیز نے مجھے خط لکھا تھا کہ اس وقت جماعت میں فلاں فلاں نیک تحریک ہو رہی ہے کیا میں اس میں شامل ہو جاؤں؟ یا شاید یہ اطلاع دی تھی کہ میں اس میں شامل ہو رہا ہوں۔

میں نے اسے جواب دیا کہ تحریک تو یقیناً نیک اور بابرکت ہے لیکن کسی تحریک کے بابرکت ہونے کے یہ معنی نہیں ہیں کہ وہ لازماً ہر فرد کے لئے بھی بابرکت سمجھی جائے کیونکہ ہر شخص کے حالات جدا ہوتے ہیں اور ضروری نہیں کہ جو بات ایک شخص کے لئے بابرکت ہے وہ ضرور دوسرے کے لئے بھی بابرکت ہو۔ یا جو بات کثرت کے لئے بابرکت ہے وہ لازماً قلت کے لئے بھی بابرکت ہو اور پھر بعض اوقات یہ بھی ہوتا ہے کہ اگر آج حالات ایک رنگ میں ہیں تو کچھ عرصہ کے بعد وہ دوسرا رنگ اختیار کر لیتے ہیں۔ اس لئے میں نے اس عزیز کو لکھا کہ اس تحریک کے بابرکت ہونے کے باوجود یہ ضروری ہے کہ آپ اس معاملہ میں مسنون طریق پر استخارہ کریں اور استخارہ کے بعد جس بات پر اللہ تعالیٰ شرح صدر عطا کرے اسے اختیار کریں کہ یہی اسلام میں سعادت اور سلامتی کا رستہ ہے۔

اس عزیز کے اس استصواب اور اس پر اپنے جواب سے مجھے تحریک ہوئی کہ میں اس معاملہ میں الفضل کے ذریعہ بھی استخارہ کے مسئلہ کے متعلق ایک مختصر نوٹ شائع کرا دوں تا اگر خدا چاہے تو میرا یہ نوٹ دوسرے دوستوں کے لئے بھی مفید ثابت ہو اور وہ استخارہ کے بابرکت نظام سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکیں۔

سو سب سے پہلے تو یہ جاننا چاہیئے کہ استخارہ کوئی معمولی چیز نہیں بلکہ یہ وہ بابرکت نظام ہے جس کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے انتہائی تاکید فرمائی ہے۔ چنانچہ ایک صحابی روایت کرتے ہیں کہ:۔

كان رسول الله صلى الله عليه وسلم الاستخارة فى الامور كلها كما يعلمنا السورة فى القرآن۔ (بخاری)

"یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہمیں اس طرح ہر امر میں استخارہ کی تاکید فرماتے اور اسکی تعلیم دیتے تھے جس طرح کہ آپ قرآنی سورتوں کے متعلق ہمیں تاکید کرتے اور تعلیم دیتے تھے۔"

پھر یہی صحابی روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس بات پر بھی زور دیا کرتے تھے کہ انسان کو جو اہم کام بھی پیش آئے اور وہ اس کام کی خوبی محسوس کر کے اس کا ارادہ کرے تو اس کے متعلق اسے چاہیئے کہ استخارہ کرنے کے بعد قدم اٹھائے تاکہ اس کے فیصلہ میں صرف اس کی اپنی ہی محدود عقل اور سوچ کا دخل نہ رہے بلکہ وہ خدائی علم کی روشنی سے فائدہ اٹھا کر اپنے لئے برکت اور رحمت کا راستہ تجویز کر سکے۔

ظاہر ہے کہ انسان کا علم نہایت محدود اور نہایت ناقص ہے۔ وہ بسا اوقات اس بات کو بھی نہیں جانتا کہ اسے آج کے بعد کل کیا بات پیش آنے والی ہے بلکہ وہ اس بات کو بھی نہیں جانتا کہ اسے ایک گھنٹہ کے بعد کیا بات پیش آنے والی ہے۔ بلکہ حق یہ ہے کہ وہ اس بات کو بھی نہیں جانتا کہ اسے ایک منٹ یا ایک سیکنڈ یا ایک سیکنڈ کے بھی قلیل ترین جزو کے بعد کیا بات پیش آنے والی ہے۔ اور پھر وہ یہ بات بھی نہیں جانتا کہ جو بات اس وقت موجود تو ہے مگر اس کی آنکھ سے اوجھل ہے وہ ظاہر ہونے پر اس کی زندگی پر کیا اثر ڈالے گی۔ پس جب انسان کا علم اتنا ناقص اور اتنا محدود ہے تو ضروری ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے غیر محدود علم سے برکت حاصل کرنے کا طریق اختیار کرے اور اسی کا نام دوسرے لفظوں میں استخارہ ہے کئی باتیں ہمیں بظاہر اچھی نظر آتی ہیں لیکن در اصل وہ نقصان دہ ہوتی ہیں۔ کئی باتیں اپنی ذات میں اچھی ہوتی ہیں۔ لیکن ہمارے مناسب حال نہیں ہوتیں۔ اور پھر کئی باتیں آج اچھی ہوتی ہیں لیکن کل کو ہمارے حالات کے بدل جانے کی وجہ سے یا خود اس بات کے حالات میں تبدیلی آجانے سے وہ ہمارے لئے اچھی نہیں رہتیں۔ اس لئے ضروری ہے کہ ہر اہم امر کا فیصلہ کرتے ہوئے خواہ وہ دینی ہو یا دنیاوی ہم خدا سے دعا کریں کہ اے ہمارے آسمانی آقا جو ہر قسم کے زمانی اور مکانی غیب کا علم رکھتا ہے تو اپنی طرف سے ہمیں روشنی اور ہدایت عطا کر اور ہمیں اس رستہ پر ڈال دے جو تیرے علم میں ہمارے لئے آج بھی بہتر ہے اور کل بھی بہتر رہنے والا ہے اور ہمیں اس راستہ سے بچا جو ہمارے لئے بہتر نہیں یا آج تو بہتر ہے مگر کل کو بہتر نہیں رہے گا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے استخارہ کے متعلق صرف یہ اصولی ہدایت ہی نہیں دی کہ ہر اہم امر کے پیش آنے پر استخارہ کیا کرو بلکہ کمال شفقت سے آپ نے ہمیں استخارہ کے الفاظ بھی سکھائے ہیں جو ایک ایسی جامع اور بابرکت دعا کی صورت میں ہیں کہ کسی دوسرے مذہب میں اس کی نظیر نہیں ملتی۔ چنانچہ حضرت جابرؓ روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے کہ جب تم کسی اہم امر کا قصد کرو تو دو رکعت نفل نماز پڑھ کر یہ دعا کیا کرو کہ:۔

اللّٰھم انی استخیرک بعلمک واستقدرک بقدرتک واسئلک من فضلک العظیم۔ فانک تقدر ولا اقدر وتعلم ولا اعلم وانت علام الغیوب۔ اللّٰھم ان کنت تعلم انّ ھٰذا الامر خیرٌ لی فی دینی ومعاشی وعاجل امری وآجلہ فاقدرہ لی ویسّرہ لی ثم بارک لی فیہ وان کنت تعلم انّ ھٰذا الامر شرٌّ لی فی دینی ومعاشی وعاجل امری وآجلہ فاصرفہ عنی واصرفنی عنہ واقدر لی الخیر حیث کان ثم ارضنی بہ۔ (بخاری)

"یعنی اے میرے خدا میں تجھ سے خیر طلب کرتا ہوں تیرے علم کے ذریعہ سے اور تجھ سے طاقت چاہتا ہوں تیری قدرت کے ذریعہ سے اور تیرے بھاری فضل کے خزانہ سے کچھ مانگتا ہوں۔ کیونکہ تو کامل قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا۔ اور تو کامل علم رکھتا ہے اور میں علم نہیں رکھتا اور یقیناً تو ہی تمام مکانی اور زمانی غیبوں کا جاننے والا ہے پس اے میرے آقا اگر تو جانتا ہے کہ یہ امر جو مجھے اس وقت درپیش ہے یہ میرے دین کے لحاظ سے اور دنیا کے لحاظ سے اور حاضر کے لحاظ سے اور مستقبل کے لحاظ سے میرے لئے بہتر ہے تو تو مجھے اس کی توفیق عطا کر اور میرے لئے اسے آسان کر دے اور مجھے اس میں برکت عطا کر۔ لیکن اے میرے آقا اگر تیرے علم میں یہ کام میرے لئے برا ہے اور میرے دین اور میری دنیا اور میرے حاضر اور میرے مستقبل کے لئے اس میں بہتری نہیں تو میری توجہ کو اس کام کی طرف سے پھیر دے اور اس کام کے حصول کو مجھ سے دور کر دے اور پھر اس کی جگہ جو کام بھی تیرے علم میں میرے لئے بہتر ہو مجھے اس کی توفیق دے اور میرے دل میں اس کے متعلق تسلی عطا کر۔ آمین۔"

یہ دعا کتنی جامع اور کتنی بابرکت اور توکّل کے جذبات سے کتنی معمور اور طلبِ خیر کی روح سے کتنی بھرپور ہے مگر افسوس کہ دنیا کا بلکہ خود مسلمانوں کا ایک حصّہ اس سے بالکل جاہل اور دوسرا حصّہ جھوٹے فلسفوں کی آڑ لے کر اس سے بالکل غافل ہو رہا ہے حتّی کہ بعض لوگوں نے تو یہاں تک مشہور کر رکھا ہے کہ:۔

"درکارِ خیر حاجتِ ہیچ استخارہ نیست"

یعنی "نیک کام میں کبھی استخارہ کی ضرورت نہیں۔" حالانکہ اگر کارِ خیر میں استخارہ نہیں تو کیا کارِ بد میں استخارہ ہے؟ کیا نعوذ باللہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا منشاء یہ ہے کہ جب تم چوری یا ڈاکہ یا زنا یا قتل کے مرتکب ہونے لگو تو اس وقت استخارہ کر لیا کرو؟ عزیزو اور دوستو! استخارہ تو ہے ہی نیک کاموں کے لئے اور استخارہ کے حکم میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہی منشاء ہے کہ جب تم کوئی ایسا کام کرنے لگو جو تمہارے لئے فرائض اور واجبات میں سے نہیں ہے۔ لیکن تم اسے اپنے علم میں اچھا اور نیک کام خیال کرتے ہو تو اس وقت صرف اپنے علم اور اپنی رائے پر ہی بھروسہ نہ کیا کرو۔ بلکہ استخارہ کے ذریعہ خدا سے بھی خیر مانگا کرو تاکہ اس کے علم کی وسعت تمہارے علم کے نقص کی تلافی کر دے اور تم غلطی سے ایسا قدم نہ اٹھا لو جو گو تمہارے خیال میں اچھا ہے لیکن خدا کے علم میں وہ تمہارے لئے مناسب نہیں یا آئندہ چل کر وہ تمہارے واسطے ٹھوکر اور شماتت کا موجب بننے والا ہے۔

دراصل انسانی کام تین قسم کے ہوتے ہیں:۔

(اوّل) وہ کام جن کا اسلام نے حکم دیا ہے۔ اور انہیں فرض قرار دیا ہے اور ہدایت دی ہے کہ ہر مسلمان انہیں بجا لائے مثلاً پانچ وقت کی نماز اور رمضان کے روزے اور سچی شہادت اور ایفائے عہد وغیرہ ایسے کام اسلامی اصطلاح میں اوامر کہلاتے ہیں۔

(دوم) وہ کام جن سے اسلام نے منع کیا ہے اور ان کے ارتکاب کو گناہ قرار دیا ہے مثلاً چوری اور ڈاکہ اور زنا اور قتل وغیرہ ایسے کام نواہی کے نام سے یاد کئے جاتے ہیں۔

سوم) وہ کام جن کا نہ تو اسلام نے حکم دیا ہے۔ اور نہ ہی ان سے روکا ہے۔ بلکہ ان کے اختیار کرنے یا ترک کرنے کو ہر انسان کے حالات اور اختیار پر چھوڑ دیا ہے۔ مثلاً یہ کہ میں اس عورت سے شادی کروں یا کہ اُس عورت سے؟ گذارہ کے لئے نوکری کروں یا کہ تجارت؟ فلاں سفر پر جاؤں یا کہ اسے ترک کر دوں؟ فلاں جائیداد خریدوں یا کہ اس کا خیال چھوڑ دوں وغیرہ وغیرہ۔ ایسے کام عموماً مباح یا مستحب وغیرہ کہلاتے ہیں۔ گو ان کی بھی آگے کئی قسمیں ہیں۔

اب ظاہر ہے۔ کہ پہلی قسم کے کاموں کے متعلق استخارہ کا سوال پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ کام خدا نے ہم پر واجب کر رکھے ہیں۔ اور جو شخص ان معاملات میں استخارہ کرتا ہے۔ وہ دراصل زندیق ہے۔ جسے خدا کے حکموں پر ایمان نہیں۔ کیونکہ وہ ایک یقینی چیز کو شک کے میدان میں داخل کر کے باطل کرنا چاہتا ہے۔ اور در حقیقت جس شاعر نے یہ یہ مصرعہ کہا ہے۔ کہ "در کار خیر حاجت ہیچ استخارہ نیست" اس نے غالباً کارِ خیر سے اسی قسم کے فرائض اور واجبات مراد لئے ہیں۔ جن میں استخارہ کا کوئی سوال پیدا ہی نہیں ہوتا۔ بلکہ استخارہ کا خیال تک کرنا گناہ ہے۔ اسی طرح دوسری قسم کے کاموں کے متعلق بھی استخارہ کا سوال پیدا ہی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ جن کاموں سے خدا نے اپنے صریح حکم کے ذریعہ روک دیا ہے۔ اس میں استخارہ کیا معنی رکھتا ہے؟ بلکہ حق یہ ہے کہ ایسے کاموں میں استخارہ کرنے والا خدا تعالیٰ سے استہزاء کرتا ہے۔

پس دراصل استخارہ کا حکم صرف تیسری قسم کے کاموں کے متعلق ہے۔ یعنی جب ایک بات نہ تو فرائض اور واجبات میں سے ہو۔ اور نہ ہی وہ ممنوعات کی قسم میں داخل ہو۔ تو ایسی صورت میں انسان کو چاہیئے۔ کہ اسے اختیار کرنے سے پہلے مسنون استخارہ کرے اور میرے خیال میں تمام ایسی نیک تحریکات بھی جو واجبات میں سے نہیں ہیں۔ اور شریعت یا امام نے انہیں ہر فرد پر واجب قرار نہیں دیا۔ وہ استخارہ کے دائرہ میں آتی ہیں۔ اور استخارہ کے بغیر ان میں قدم نہیں اٹھانا چاہیئے۔ کیونکہ جیسا کہ میں اوپر بیان کر چکا ہوں۔ ہو سکتا ہے۔ کہ ایک تحریک اپنی ذات میں نیک اور بابرکت ہو۔ مگر زید و بکر کے حالات کے لحاظ سے وہ مناسب نہ ہو۔ یا آج کے حالات کے لحاظ سے تو وہ مناسب ہو۔ لیکن جو حالات کل پیش آنے والے ہیں۔ (اور ان کا علم صرف خدا کو ہے) ان کے لحاظ سے مناسب نہ ہو۔ تو ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ کہ ایسی صورت میں استخارہ ضروری ہے۔ اور استخارہ کے بغیر قدم اٹھانے والا شخص بسا اوقات اپنے لئے ٹھوکر کا سامان پیدا کر لیتا ہے۔ حالانکہ تحریک اپنی ذات میں بالکل نیک اور مفید ہوتی ہے۔

مثال کے طور پر میں **وقفِ زندگی** کے نظام کو لیتا ہوں ہر ذی علم مسلمان جانتا ہے۔ کہ قرآن شریف نے اس بات کی تحریک فرمائی ہے۔ کہ مسلمانوں کا ایک حصہ دینی کاموں یعنی تبلیغ اور تعلیم و تربیت کے لئے وقف رہنا چاہیئے۔ چنانچہ فرماتا ہے:۔

ولتکن منکم امۃ یدعون الی الخیر ویامرون بالمعروف وینھون عن المنکر واولئک ھم المفلحون (آل عمران)

"یعنی اے مسلمانو تم میں ایک جماعت ایسی رہنی چاہیئے۔ جو اس کام کے لئے وقف رہے کہ وہ لوگوں کو حق کی طرف بلائے۔ اور نیکیوں کی تحریک کرے۔ اور برائیوں سے روکے۔ اور یہ لوگ (خدا تعالیٰ کے فضل سے) ضرور بامراد ہونگے"

یہ وہ مبارک آیت ہے۔ جو اسلام میں وقفِ زندگی کے نظام کی اصل بنیاد ہے۔ مگر ظاہر ہے کہ اسلام نے اس تحریک کو ہر مسلمان پر فرضِ عین کے طور پر واجب نہیں کیا۔ بلکہ یہ الفاظ فرما کر کہ تم میں سے "ایک پارٹی" اس کام کے لئے وقف رہنی چاہیئے۔ اسے گویا **فرض کفایہ** کا رنگ دے دیا ہے۔ تو جب یہ تحریک اپنی گوناگوں برکتوں کے باوجود ہر فرد کے لئے واجب قرار نہیں دی گئی۔ تو ظاہر ہے کہ اسے اختیار کرنے سے پہلے بھی مسنون استخارہ ہونا ضروری ہے۔ ورنہ ممکن ہے۔ کہ کسی شخص کے موجودہ یا آئندہ ظاہر ہونے والے غیر مناسب حالات کی وجہ سے یہی نیک تحریک اس کے لئے بعد میں ٹھوکر کا موجب بن جائے۔ جیسا کہ بدقسمتی سے بعض واقفین نے جنہوں نے محض وقتی جوش کے ماتحت ایک قدم اٹھا لیا تھا۔ اسے اپنے لئے ٹھوکر کا موجب بنا رکھا ہے۔ حالانکہ یہ تحریک اپنی ذات میں بہت نیک اور مبارک ہے۔

بہر حال اسلام کا منشاء یہ ہے۔ کہ اوامر اور نواہی کو چھوڑ کر ہر اہم امر میں خواہ وہ بظاہر کتنا ہی مفید اور بابرکت نظر آئے۔ استخارہ کرنا چاہیئے۔ اور خدا سے خیر طلب کرنے اور برکت چاہنے کے بغیر کوئی قدم نہیں اٹھانا چاہیئے۔ اور جیسا کہ میں اوپر لکھ چکا ہوں۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اس معاملہ میں اتنی تاکید فرماتے تھے۔ کہ راوی بیان کرتا ہے۔ کہ گویا آپ اسے قرآنی سورتوں کی تلقین کا رنگ دے دیتے تھے۔

اب رہا یہ سوال کہ استخارہ کا فائدہ کیا ہے؟ سو اس کے جواب میں یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ استخارہ کا مسئلہ دراصل دعا کے مسئلہ کی فرع ہے اور جو فوائد دعا میں ہیں۔ وہی استخارہ میں بدرجہ اتم پائے جاتے ہیں۔ اور مختصر طور پر استخارہ کے فوائد یہ ہیں:۔

(۱) استخارہ انسان کو جلد بازی سے روکتا ہے۔ یعنی استخارہ کرنے والا انسان وقتی جوش میں بلا سوچے سمجھے کوئی قدم نہیں اٹھاتا۔ بلکہ استخارہ کی وجہ سے جو وقفہ پیدا ہوتا ہے۔ اس میں اسے ٹھنڈے دل سے غور کرنے اور سارے حالات کو سوچنے سمجھنے کا موقع مل جاتا ہے۔

(۲) استخارہ میں یہ سبق بھی مخفی ہے۔ کہ مسلمانوں کو ہر امر میں خدا تعالیٰ کی طرف نگاہ رکھنی چاہیئے۔ اور اپنی زندگی کے ہر مرحلہ پر اسی کی مقدس یاد کو اپنا سہارا بنانا چاہیئے۔

(۳) استخارہ میں چونکہ خدا سے ایک دعا کی جاتی ہے۔ اس لئے یہ دعا انسان کے دل میں تسکین کی صورت پیدا کرتی ہے۔ اور وہ اس بات سے تسلی حاصل کرتا ہے۔ کہ میں نے اپنے علیم و قدیر آقا کے سامنے اپنی حاجت پیش کر دی ہے۔ اور خواہ اس دعا کا بظاہر کوئی جواب ملے یا نہ ملے یہ دعا اپنی ذات میں تسکین کا باعث بن جاتی ہے۔

(۴) بسا اوقات اگر خدا چاہے۔ تو استخارہ کے جواب میں انسان کو خواب یا کشف یا الہام کے ذریعہ خدا کا منشاء بھی معلوم ہو جاتا ہے۔ جو بہر حال ایک کامل ہدایت کا رنگ رکھتا ہے۔ جس کے بعد انسان خدا تعالیٰ پر بھروسہ کرتے ہوئے بے دھڑک، قدم اٹھا سکتا ہے۔

(۵) اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی امر ظاہر نہ بھی ہو (کیونکہ یہ ضروری نہیں ہوتا کہ خدا تعالیٰ ضرور اپنا منشاء لفظاً ظاہر فرمائے) تو اس صورت میں بالعموم خدا تعالیٰ ایسا انتظام فرماتا ہے اور یہی دراصل استخارہ کی دعا کا اصل مقصد ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کی تقدیر کی مخفی تاریں انسان کے دل و دماغ پر تصرف کر کے اسے ایسے رستہ پر ڈال دیتی ہیں۔ جو اس کے لئے خیر و برکت کا موجب ہوتا ہے۔ یعنی اگر پیش آمدہ امر انسان کے لئے مفید ہو۔ تو اسے استخارہ کے بعد اس کے متعلق شرح صدر حاصل ہو جاتا ہے۔ اور اگر وہ اس کے لئے مفید نہ ہو۔ تو اس کے رستہ میں روک پیدا ہو جاتی ہے۔ اور اس ہدایت سے صرف وہی شخص محروم رہتا ہے۔ جس نے یا تو استخارہ محض رسمی طور پر کیا ہو۔ اور اس کے استخارہ میں کوئی جان نہ ہو۔ اور یا اسکی بداعمالی کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے اسے آزاد اور بے مہار چھوڑ دینے کا فیصلہ کر رکھا ہو۔

اب غور کرو کہ یہ کتنے عظیم الشان فوائد ہیں۔ کہ جو استخارہ کے بابرکت نظام میں ہمارے لئے مقدر کئے گئے ہیں۔ مگر افسوس ہے۔ کہ موجودہ زمانہ کے مادی ماحول نے اکثر لوگوں کی آنکھوں کو اس روشنی سے محروم کر رکھا ہے۔ بدقسمت انسان اپنے چھوٹے چھوٹے معاملات میں اپنے دوستوں اور عزیزوں اور ہمدردوں کے مشورہ کے لئے بھاگتا ہے۔ اور ان کے ناقص مشورہ میں جو بسا اوقات اس کے لئے مضر ہوتا ہے تسلی پانے کی کوشش کرتا ہے۔ مگر اس علیم و قدیر ہستی کے مشورہ کی طرف قدم نہیں اٹھاتا جو تمام ہمدردوں سے بڑھ کر ہمدرد اور تمام محبت کرنے والوں سے بڑھ کر محبت کرنے والی اور تمام علم رکھنے والوں سے بڑھ کر علیم اور تمام طاقت رکھنے والوں سے بڑھ کر قدیر ہے۔ قتل الانسان مااکفرہ۔

بالآخر میں یہ بھی بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ گو حدیث میں استخارہ کی دو نفل نماز کے لئے کوئی وقت مقرر نہیں کیا گیا۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس کے لئے رات کو سونے سے پہلے کا وقت زیادہ مناسب خیال فرماتے تھے۔ اور فرمایا کرتے تھے۔ کہ بہتر صورت یہ ہے۔ کہ جب کسی شخص نے استخارہ کرنا ہو۔ تو رات کو سونے سے قبل وضو کر کے دو رکعت نماز نفل ادا کرے۔ اور اس نماز میں نہایت توجہ اور عاجزی اور تضرع کے ساتھ استخارہ کی دعا کر کے سو جائے۔ اور اس نماز کے بعد حتی الوسع کسی سے بات نہ کرے۔ اور اگر ممکن ہو۔ تو سونے سے پہلے لیٹے لیٹے بھی یہی دعا کرتا رہے۔ نیز فرماتے تھے کہ اگر کسی کو مسنون دعا نہ یاد ہو۔ تو وہ اس مفہوم کے مطابق اپنی زبان میں ہی دعا مانگ لے۔ اور اس کے بعد یہ الفاظ کہے۔ کہ:۔

یا خبیر اخبرنی

"یعنی اے میرے خبیر و علیم آقا تو اس معاملے میں میری رہنمائی کر اور مجھ پر اپنا منشاء ظاہر فرما دے۔"

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے۔ کہ جو شخص سچی تڑپ اور دلی خلوص کے ساتھ اس طریق کو اختیار کرے گا۔ اس پر یا تو خدا تعالیٰ خواب وغیرہ کے ذریعہ اپنا منشاء ظاہر فرما دیگا۔ اور یا عملاً اسکی ایسی دستگیری فرمائیگا۔ کہ وہ اس معاملے میں ٹھوکر کھانے سے محفوظ ہو جائے گا

اب صرف یہ سوال باقی رہ جاتا ہے۔ کہ استخارہ کتنے دن ہونا چاہیئے؟ سو زیادہ بہتر اور مبارک طریق تو یہ ہے۔ کہ اہم امور میں سات دن تک مسلسل استخارہ کیا جائے۔ لیکن اگر اس کا موقعہ نہ ہو۔ تو کم از کم تین دن تو ضرور استخارہ ہونا چاہیئے۔ لیکن اشد مجبوری کی صورت میں ایک دن بھی ہو سکتا ہے۔ اور اگر کسی ناگزیر وجہ سے درمیانی وقفہ ایک رات کا بھی میسر نہ ہو۔ تو پھر لا یکلف اللہ نفسا الا وسعھا کے اصول کے ماتحت استخارہ والی دعا دن رات کے کسی حصہ میں فوری طور پر بھی پڑھی جا سکتی ہے۔ کیونکہ اگر ہمارا خدا انسان کی بہتری کے لئے اس پر ایک ذمہ واری ڈالتا ہے۔ تو دوسری طرف وہ اسکی مجبوریوں کو بھی جانتا ہے اور یہ بات ہمارے رحیم و کریم آقا سے بعید ہے۔ کہ وہ ایک حقیقۃً مجبور انسان کو محض کسی رسمی بات کی بناء پر اپنی رحمت سے محروم کر دے۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

خاکسار مرزا بشیر احمد رتن باغ لاہور ۹/۱۱/۴۹

شکریہ احباب

عزیزہ بشیر احمد خاں سیکنڈ ایر سٹوڈنٹ ڈی۔ اے۔ وی کالج لاہور کی وفات پر اکثر احباب نے ہمدردی کے خطوط لکھے ہیں۔ جن کے جوابات اکثر دے دیئے ہیں۔ لیکن پیغامات ہمدردی بہت زیادہ تھے۔ ممکن ہے کسی مہربان کا جواب رہ گیا ہو۔ اسی لئے بذریعہ اخبار سب احباب اور مرحوم کے دوستوں کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں۔

خاکسار مسعود اللہ سکنہ ترنگ زئی تحصیل چارسدہ ضلع پشاور

میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دوں گا

نائیجیریا (افریقہ) میں تبلیغ اسلام

(از مکرم مولوی نور محمد صاحب نسیم سیفی بی اے انچارج نائیجیریا مشن)

خاکسار علالت کے باعث کچھ عرصہ سے احباب جماعت کی خدمت میں نائیجیریا مشن کے حالات پیش نہیں کر سکا اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں تندرست ہوں۔ اگرچہ کمزوری بدستور رہی ہے۔ اور پانچ چھ دفعہ ملیریا کا حملہ ہونے کی وجہ سے دل پر کافی اثر پڑ چکا ہے۔ لیکن خدا کے فضل سے اب میں اس قابل ہوں کہ تھوڑا تھوڑا کام کر سکتا ہوں۔ چنانچہ پہلی فرصت میں اپریل سے جون تک کے حالات اختصار کے ساتھ عرض کرتا ہوں۔ نصف اپریل تک برادرم قریشی صاحب زاریہ اور ملحقات میں تبلیغی فرائض سر انجام دیتے رہے۔ جیسا کہ احباب کو معلوم ہے زاریہ ان کا مرکز ہے۔ نصف اپریل کے بعد آپ طبی مشورہ کی بناء پر تبدیلی آب و ہوا کے لئے لیگوس تشریف لے گئے۔ جہاں لیگوس مشن سے متعلق امور سر انجام دیتے رہے۔ اور بہت حد تک میرا ہاتھ بٹاتے رہے

زاریہ کے قیام کے دوران میں ظہر سے عصر تک طلباء کو پڑھاتے رہے۔ فجر کی نماز کے بعد قرآن کریم کا درس اور مغرب کی نماز کے بعد حدیث شریف کا درس دیتے رہے۔ لیگوس کے قیام کے دوران میں بھی جماعت کے تعلیمی و تربیتی امور میں پوری تندہی کے ساتھ حصہ لیتے رہے۔ آپ نے سات سو میل کی مسافت طے کی۔ برادرم مکرم جناب سید احمد شاہ صاحب نے ایام زیر رپورٹ (اپریل) میں اونڈو (ONDO) اور اوکی ٹی پوپا (OKITIPUP) کا دورہ کیا۔ ان کے قیام کے دوران میں صبح و شام درس قرآن کریم و حدیث شریف دیا۔ ایک پبلک لیکچر دینے کا بھی موقعہ ملا۔ لیکچر میں حاضری اندازاً دو سو کے قریب تھی مختلف احباب سے مل کر تبلیغ کی۔ لٹریچر تقسیم کیا۔ اور امریکہ کے شائع ہونے والے مسلم سن رائز کے خریدار مہیا کرنے کی کوشش کی۔

اونڈو میں "حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تعلیم" (انگریزی) پر لیکچر دیتے رہے۔ احباب جماعت کے گھروں میں جاکر چندوں میں باقاعدگی کی تلقین کی۔ اس غرض کے لئے ایک اجلاس بھی منعقد کیا گیا۔ جس میں چندوں کی اہمیت بیان کرتے ہوئے چندوں کی ادائیگی کی طرف توجہ دلائی دو تبلیغی پبلک لیکچر دیئے۔ سامعین کی تعداد تقریباً پانچ سو تھی۔ اوکی ٹی پوپا میں درس کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سوانح سناتے رہے۔ جماعت کی اخلاقی اعمالی تربیت پر لیکچر دیئے۔ دو عدد پبلک لیکچر دیئے۔ سامعین کی تعداد تقریباً چار سو تھی۔

خاکسار اپریل کا اکثر حصہ بیمار رہنے کی وجہ سے کوئی خاص کام نہ کر سکا ہوں۔ سوائے چند ایک امور کے باقی تمام باتیں معرض التواء میں رہیں۔ جن باتوں میں حصہ لے سکا۔ ان کا مختصر ذکر کرتا ہوں

ابیوکوٹا کے حاکم کی مشن ہاؤس میں آمد!

ابیوکوٹا کی جماعت کا میں پہلے کسی رپورٹ میں ذکر کر چکا ہوں اب اس شہر کو خدا کے فضل سے جماعتی لحاظ سے روز بروز زیادہ اہمیت حاصل ہو رہی ہے۔ اس وقت تک وہاں کی لوکل حکومت کے سکول کے تین اساتذہ احمدیت قبول کر چکے ہیں۔ ان کے ساتھ چند ایک اور دوست بھی ہیں۔ چنانچہ اس وجہ سے وہاں کے حاکم سے غائبانہ تعارف تھا اب وہ لیگوس کسی اپنے کام کے لئے آئے تو خاکسار سے ملنے مشن ہاؤس میں بھی تشریف لائے۔ احمدیت کے ذکر کے علاوہ بعض تعلیمی امور کے متعلق بھی تفصیلی گفتگو ہوئی حسب توفیق ان کو جماعت کی طرف سے ایک دو اشیاء بطور ہدیہ پیش کی گئیں۔ جو انہوں نے بخوشی قبول کیں۔

کشمیر ریلیف فنڈ

کشمیر ریلیف فنڈ کے متعلق حضرت امیر المومنین کی اپیل موصول ہوئی چنانچہ اس سلسلہ میں تمام جماعت کی جنرل میٹنگ منعقد کر کے یہ پیغام جماعت تک پہنچایا گیا۔ بعض احباب نے خدا کے فضل سے دل کھول کر حصہ لیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ چند ہی روز میں آٹھ سو روپے کی رقم جمع ہو گئی۔ جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی خدمت اقدس میں ارسال کر دی گئی۔

مقدمہ کی سماعت

اخی کی مسجد کے مقدمہ کی سماعت بھی اپریل میں ہوئی۔ مقدمہ کے بیانات اور نتیجہ سے احباب کو اطلاع دی جا چکی ہے۔ مزید کچھ لکھنے کی چنداں ضرورت نہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

اس عرصہ میں برادرم قریشی صاحب نے لیگوس میں ایک پبلک لیکچر دیا۔ خاکسار نے لیکچر کے بعد سوالات کے جواب دیئے۔

رپورٹ ماہ مئی ۱۹۴۹ء

برادرم قریشی صاحب مئی میں لیگوس سے زاریہ روانہ ہوئے۔ لیکن زاریہ جانے سے قبل آپ ایک دفعہ اخی (۷۰ میل از لیگوس) بھی تشریف لے گئے۔ اخی برادرم شاہ صاحب کا مرکز ہے۔ آپ نے دو لیکچر لیگوس میں اور ایک اخی میں دیا۔ کل حاضری اندازاً چار سو تھی۔ انفرادی تبلیغ کے سلسلے میں تقریباً ایک سو افراد سے ملاقات ہوئی۔ اور تبلیغ کی گئی گاہے گاہے عصر کے بعد لیگوس کے مختلف حصوں میں ٹریکٹ تقسیم کر کے تبلیغ کرتے رہے۔

لیگوس کے قیام کے دوران میں لیگوس کے جماعتی امور میں خاکسار کی مدد فرماتے رہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے۔ آمین۔

تبلیغی فرائض کے سلسلے میں ریل اور گاڑی کے ذریعہ ایک ہزار میل سفر کیا۔

برادرم شاہ صاحب اس عرصہ میں اخی میں ہی قیام پذیر رہے۔ صبح و شام ترجمۃ القرآن انگریزی میں سے دیباچہ کا درس دیتے رہے۔ فتاویٰ احمدیہ کے بعض حصے بھی جماعت کو پڑھ کر سنائے۔ مختلف حلقوں میں ٹریکٹ تقسیم کر کے تبلیغ کی۔ انفرادی طور پر بھی بعض احباب سے ملے۔ اور پیغام حق پہنچایا۔ شہر کے بڑے بڑے تعلیمی اداروں میں جاکر طلباء اور اساتذہ سے واقفیت پیدا کی۔ بعض احباب جن کو ٹریکٹ دیئے گئے تھے۔ گھر پر تشریف لائے۔ اور احمدیت کے متعلق مزید واقفیت حاصل کرتے رہے

خاکسار نے ایک دفعہ قریشی صاحب کے لیکچر کے بعد سوالات کے جواب دیئے۔ اور ایک دفعہ ان کے زاریہ واپس جانے کے بعد خود ایک پبلک لیکچر دیا۔ ماہ زیر رپورٹ میں اخی کی مسجد کے مقدمہ کا فیصلہ سنایا گیا۔ جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل و کرم سے ہمیں کامیابی عطا کی۔ ایک روزانہ اخبار میں فیصلہ چھپوانے کے علاوہ ٹریکٹ کی صورت میں بھی شائع کر کے نائیجیریا کے طول و عرض میں تقسیم کیا گیا۔ اس ٹریکٹ میں ایک صفحہ پر مصلح موعود والی پیشگوئی اور جماعت احمدیہ کی موجودہ وسعت کا ذکر بھی کیا گیا۔ تبلیغ کے سلسلہ میں ایک ٹریکٹ BACK FROM THE DEADS (کیا مُردوں میں سے واپس آیا) لیگوس میں تقسیم کیا گیا۔ اور نائیجیریا کے مختلف علاقوں میں بھی ڈاک کے ذریعہ ارسال کیا گیا

ماہ زیر رپورٹ میں جماعت کے دو اہم اشخاص داعی اجل کو لبیک کہہ کر اپنے حقیقی مولا سے جا ملے۔ ان میں سے ایک صاحب الفا اسمٰعیل شیتا تو بہت بڑے عالم تھے۔ اور احمدیت کی تبلیغ کا بے اندازہ جوش رکھتے تھے۔ آپ کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ سے ملاقات کا شرف بھی حاصل تھا۔ دوسرے صاحب الفا عبد الیقین جن کی وفات اپریل میں ہوئی۔ اپنے علاقہ میں احمدیت کا ستون تھے۔ اور بعض جگہوں پر ان کی تبلیغ اور خدا کے فضل سے جماعتیں بھی قائم ہوئی تھیں۔ اللہ تعالیٰ دونوں کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقامات عطا کرے آمین۔

رپورٹ ماہ جون ۱۹۴۹ء

برادرم قریشی صاحب نے ماہ جون میں زاریہ۔ کانو اور ڈشن وا میں تبلیغی فرائض سر انجام دیئے ایک خطبہ نکاح پڑھنے کا بھی موقعہ ملا جس میں پچاس ساٹھ اصحاب کے مجمع میں فضیلت اسلام در بارہ شادی کے موضوع پر تقریر کی۔ رمضان کے ایام میں عصر کے بعد قرآن کریم کا درس دیتے رہے۔ اور عشاء کے بعد تراویح بھی خود پڑھاتے رہے۔ تراویح کے بعد حدیث بخاری شریف کا درس دیتے رہے۔ حدیث کے درس میں متعدد غیر احمدی احباب بھی شامل ہوتے رہے چنانچہ حسب موقعہ احمدیت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی جاتی رہی۔

انفرادی طور پر تقریباً دو صد احباب تک پیغام احمدیت پہنچایا۔ اور سلسلہ کا لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا سو اصحاب داخل سلسلہ ہوئے۔

برادرم شاہ صاحب سارا مہینہ اخی میں رہے اور حسب معمول تربیتی و تبلیغی فرائض سر انجام دیتے رہے خاکسار نے لیگوس میں دو عام پبلک تبلیغی لیکچر دیئے ان کے علاوہ لیگوس کے مختلف مقامات پر "اگر عیسیٰ علیہ السلام عیسائی دنیا میں واپس آئیں" کے موضوع پر لیکچر دیئے گئے۔ ان لیکچروں کے لئے اخبار میں دو دفعہ اعلان بھی کرایا گیا۔ چنانچہ حاضرین کی تعداد تسلی بخش رہی۔ گذشتہ ماہ کی ڈائری میں جس ٹریکٹ کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس پر ایک روزانہ اخبار کامٹ (comet) نے ریویو چھاپا۔ جس کا عنوان تھا۔ "احمدی مبلغ نے ثابت کر دیا۔ کہ عیسیٰ علیہ السلام صلیب سے زندہ اتارے گئے تھے" ریویو کافی مفصل تھا اور اس میں بعض دیگر کتب کے بھی حوالے دیئے گئے تھے۔ اس اخبار نے اس موضوع پر ایک ایڈیٹوریل بھی لکھا۔

گیارہ ستمبر کو سارے نائیجیریا میں منائے جانے والے یوم التبلیغ کے لئے ایک اشتہار "عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کشمیر میں" دس ہزار کی تعداد میں چھپوایا گیا۔ تعلیم بالغاں کی کلاس جو فروری میں جاری کی گئی تھی اس کو جاری رکھا۔

رمضان میں چوبیسویں روزے تک خاکسار تراویح پڑھاتا رہا۔ اور صبح و شام مردوں میں اور ظہر سے قبل عورتوں میں درس دیتا رہا۔ حسب موقع جماعتی امور کے متعلق گفتگو ہوتی رہی۔ اس کے بعد خاکسار کو پھر ملیریا بخار کا حملہ ہو گیا۔ چنانچہ کسی جماعتی کام میں حصہ نہ لے سکا۔

احباب کرام سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ ہماری خامیوں کو ترقیات کی راہ میں روک نہ بنائے اور جلد از جلد احمدیت کو دنیا کے تمام حصوں میں مضبوطی سے قائم کر دے۔ آمین :۔

وفات

خاکسار کی لڑکی انور بی بی چھبیس یوم بوجہ ٹائیفائڈ بیمار رہ کر بروز بدھ وار پانچ بجے شام ۲۶ کو $\frac{10}{49}$ فوت ہو گئی ہے۔ مرحومہ نہایت سعادت مند ہونہار لڑکی تھی۔ احباب بلندی درجات کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار مولوی نور احمد نقشبند ریلوے سٹیشن دالڑ دینو ضلع لاہور)

ماہ نومبر ۱۹۴۹ء میں

آپ کی قیمت اخبار ختم ہے۔ سالانہ قیمت ۲۱ روپے۔ ششماہی قیمت ۱۱ روپے سہ ماہی قیمت ۶ روپے ہے آپ قربانی فرما کر مذکورہ بالا شرح کے ماتحت قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمائیں۔ اس طرح وی پی کے اخراجات بچ جائیں گے۔ اگر دس تاریخ تک قیمت دفتر ہذا میں نہ پہونچی۔ تو مجبوراً وی پی آپ کی خدمت میں ارسال کیا جائے گا۔ اگر خدانخواستہ آپ نے وی پی بھی واپس فرما دیا۔ تو پھر آپ اخبار مجبوراً تاوصولی قیمت روک لیا جائے گا۔ (مینیجر الفضل)

نمبر خریداری	نام خریدار	تاریخ
۸۷۰	ملک نیاز محمد صاحب	۱۷ نومبر ۴۹ء
۱۷۰۹	ماسٹر شیر عالم صاحب	۱۹ ” ”
۱۸۹۸	ملک سراج الدین صاحب	۲۱ ” ”
۲۳۱۸	چوہدری نور دین صاحب	۳۰ ” ”
۲۵۵۶	ایم محمد یوسف صاحب	۳۰ ” ”
۲۹۴۱	ڈاکٹر پیر بخش صاحب	۱۷ ”
۲۹۹۴	ابو اصغر محمد رفیق صاحب	۵ ”
۶۶۷۹	چوہدری سردار خان صاحب	۲۰ ” ”
۶۷۳۶	خدا بخش صاحب	۱۷ ”
۷۱۳۰	ملک امام الدین صاحب	۱۹ ” ”
۸۸۷۰	محمد عبد اللہ صاحب	۳۰ ” ”
۹۶۴۷	کرنل سردار محمد نواز صاحب	۱۴ ” ”
۹۷۹۲	شیخ اعجاز اللہ صاحب	۲۴ ستمبر
۹۸۸۴	عزیز محمد صاحب	
۱۰۰۴۲	ملک صدیق اللہ صاحب	۳۰ نومبر
۱۰۰۹۷	پیر مراد خان صاحب	۳۰ ” ”

نمبر خریداری	نام خریدار	تاریخ
۱۰۷۶۱	سیٹھ عبد اللطیف صاحب	۲۸ نومبر
۱۲۰۶۲	محمد سلطان صاحب سب انچ گری	
۱۲۶۲۳	بابو محمد شریف صاحب	۱۸ نومبر
۱۳۰۶۴	میاں نواب الدین صاحب	۳۰ ” ”
۱۴۱۷۵	میاں عبد الحق صاحب	۳۰ ” ”
۱۴۲۱۴	چوہدری شریف احمد صاحب	۳۱ ” ”
۱۴۳۳۷	کیپٹن عبد الحمید صاحب	۳۰ ” ”
۱۴۴۸۴	کریم خان صاحب میسور	
۱۴۸۶۵	چوہدری محمد مصنف خان صاحب	۱۴ نومبر ۴۹ء
۱۵۰۶۹	میاں چراغ دین صاحب	۲۰ ” ”
۱۵۱۸۷	سیلون - کولمبو	
۱۶۲۶۳	میاں سردار خان صاحب	۳۰ ” ”
۱۵۶۸۳	چوہدری باغ دین صاحب	۵ ” ”
۱۵۷۲۲	” عبد القادر صاحب	۲۱ ” ”
۱۵۸۳۰	” چوہدری عبد الغنی صاحب	۲۰ ” ”
۱۴۲۱۳	سید محمود صاحب	۱۰ ” ”
۱[illegible]۱	احمد خان صاحب	۳۰ ” ”

استحادی اقوام کو ایک بچے کی پیشکش

نیویارک کے ایک کمسن بچے نے استحادی اقوام کو لکھا ہے۔ کہ وہ اپنا کتا بطور Mediator (یعنی مصالحت کرنے والا) پیش کر سکتا ہے۔ اس کتے کی خصوصیت یہ ہے۔ کہ جب اس کے دوستوں کے درمیان کوئی جھگڑا پیدا ہونے لگتا ہے۔ تو وہ بھونکتا ہے۔ اور حق اور انصاف بتا دیتا ہے۔ اور اس طرح صلح کرانے کا باعث ہوتا ہے۔ اور امن قائم کرتا ہے۔ (سول ملٹری گزٹ مورخہ ۱۶ اکتوبر ۱۹۴۹ء)

بظاہر یہ پیشکش ایک نہایت بچپنے کی بات میں سے ہے۔ لیکن ایک دلیرانہ اقدام اور ذکاوت دماغی کا بھی نمونہ ہے۔ جو کہ آزاد ممالک کے آزاد بچوں کی ذہنی اور طبعی تربیت اور ارتقاد کا خاکہ ہے۔ نیز استحادی اقوام کے لئے ایک تازیانہ ہے۔ اور استحادی اقوام کا چہرہ اسکے اپنے آئینہ میں دکھانے کی کوشش کے مترادف ہے کہ جو کام انہوں نے اب تک کیا ہے وہ ایسا بھی نہیں ہے۔ جو ایک کتا کر سکتا ہے۔ لہٰذا انجمن استحادی اقوام کو اپنی روش اور طریق کار کو بدلنا چاہیئے۔

علاوہ ازیں اس پیشکش میں دوسری اقوام کے بچوں کے لئے بھی ایک سبق ہے۔ یعنی مشرقی ممالک کے بچوں کے مقابلہ میں امریکی اور یورپین اقوام کے بچوں کی تربیت کیسی اچھی اور آزادانہ ہے۔ کہ وہ بڑی سے بڑی تنظیم یا ادارے پر بھی نکتہ چینی کرنے کی اہمیت اور جذبہ رکھتے ہیں۔ اور سچائی کے پیش کرنے میں کسی کی لومت لائم کی پرواہ نہیں رکھتے۔

(ڈاکٹر ریاض حسین شاہ۔ اوکاڑہ)

صداقت حضرت مسیح موعود پر چند عقلی دلائل

(از محمد علی صاحب فیروز پوری حال لاہور چھاؤنی)

حضرت مرزا صاحب کا دعویٰ ماموریت کا زمانہ کوئی دو چار یا دس بیس سال کا زمانہ نہیں بلکہ اس پر آج نصف صدی سے بھی زیادہ عرصہ گذر چکا ہے اتنے طویل عرصہ میں کسی مدعی کا ذب کا کذب مخفی نہیں رہ سکتا۔ دوم اگر یہ دعوے آپ کا اپنا منصوبہ ہوتا۔ تو اس کی ماہیت سب سے پہلے ان لوگوں پر آشکارا ہونی چاہیئے تھی۔ جو آپ کی چار دیواری میں رہ کر آپ کی زندگی کے ہر پہلو کا بنظر عمیق مطالعہ کرنے والے تھے۔ مگر افسوس کہ ان لوگوں کی تو تمام زندگیاں آپ کی پاک صحبت میں رہتے گذر گئیں۔ مگر ان کو کوئی کفر آپ کے اندر نظر نہ آیا بلکہ وہ تو اپنے ایمان اور اخلاص میں اس قدر ترقی کر گئے جس کو دیکھ کر آج آپ کا دشمن بھی رشک کر رہا ہے مگر ہم حیران ہیں کہ ان لوگوں کے بالمقابل ان لوگوں کو آپ کا کفر کس طرح نظر آ گیا جو ہمیشہ دور ہی بیٹھے آپ کے خلاف کفر کے تیر چلاتے رہے۔ جنہوں نے نہ کبھی آپ کی کسی تصنیف کو نیک نیتی کے ساتھ پڑھا اور نہ کبھی آپ کی مجلس میں بیٹھے نہ کبھی آپ کے درس و تدریس میں شامل ہوئے پس قابل قبول شہادت انہیں لوگوں کی ہو سکتی ہے جنہوں نے آپ کے قرب میں پرورش پائی نہ کہ ان لوگوں کی جنہوں نے کبھی آپ کا مونہہ بھی نہیں دیکھا۔ سوم ایک مفتری جو اللہ تعالےٰ کی ذات پر افترا کرتا ہے وہ اپنے ماننے والوں کے اندر جھوٹ اور دلبستگی کا بیج تو بو سکتا ہے۔ مگر وہ ایک نیکی اور سچائی کی روح نہیں پیدا کر سکتا۔ کیونکہ جو شخص خود نابینا ہے وہ دوسرے کو بینائی کیا دے سکتا ہے مگر یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ آپ نے اپنے ماننے والوں کے اندر سچائی اور بیداری کی ایک ایسی روح ایک ایسا ولولہ پیدا کر دیا اور ان کو ایمان و یقین کے اس درجہ تک پہنچا دیا۔ جہاں پہنچ کر وہ آج اللہ اور اس کے رسول کے نام کو بلند کرنے کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر رہے ہیں۔ خدارا غور کرو کیا یہ ایک مفتری کا کام ہے اگر ایک کاذب اپنے ماننے والوں کے اندر ایک ایسی پاک روح پیدا کر سکتا ہے تو مسلمان مسلمان ہوتے ہوئے کیوں نہ آج تک کوئی ایسی پاک جماعت پیدا کر سکے جو آپ کی برگزیدہ جماعت کی طرح خدمت دین کے لئے سرگرم ہو۔ مولانا ظفر علی خان صاحب اور انکے بھتیجے جو جماعت احمدیہ کے خلاف بہت بڑھ چڑھ کر باتیں کرنے کی عادت رکھتے ہیں۔ وہی اپنے جانثاروں میں سے کوئی ایسی جماعت پیدا کر دیتے

خدام الاحمدیہ کا نائب صدر صدر انجمن احمدیہ کا اور ہر مجلس کا قائد مقامی امیر کی مجلس عاملہ کا رکن ہوا کریگا

خدام کے عہدنامے میں ترمیم ـــ سالانہ اجتماع کا تیسرا دن

(الفضل کے نامہ نگار خصوصی کے قلم سے)

ربوہ یکم نومبر - نماز فجر کے بعد اجتماعی ورزش ہوئی۔ جس کے معاً بعد خدام کی ذہانت کا دنگل دیا گیا۔ پیمائش ذہنی کے دونوں پرچے نہایت ہی دلچسپ تھے۔ اس میں قریباً حاضر اجتماع خدام میں سے ۷۵ فیصدی نے حصہ لیا۔ مثال کے طور پر دونوں پرچوں کے دو سوال ملاحظہ ہوں۔ اول مادری زبان کس ملک کے باشندے بولتے ہیں؟ دوم اگر آپ کو ایک لاکھ روپیہ خرچ کرنے کے لئے دیا جائے تو آپ اسے کس طرح استعمال کریں گے؟ یہ دونوں پرچے باہر سے آنے والے خدام اور قائدین میں تقسیم بھی کئے گئے تاکہ وہ آئندہ سال میں ایسے ایسے سوالوں کے جواب تیار کرنے کی مشق کر لیں۔

پھر ناشتے کے بعد والی بال کا فائنل میچ ہوا جس میں ربوہ ب ٹیم ربوہ ا پر بازی لے گئی۔ اس کے ساتھ ہی کالج اور ہائی سکول کا فائنل میچ دوبارہ ہوا۔ جو آج پھر بلا فیصلہ ہی ختم ہوا۔ چنانچہ دونوں ٹیموں کو برابر قرار دیا گیا۔ اس کے بعد آزاد کشمیر فرقان فورس کے ایک دستے نے اپنے چیف انسٹرکٹر کی قیادت میں فوجی کرتب دکھائے رائفل چلانے - دشمن پر حملہ کرنے - دشمن کی ٹوہ لگانے والے ہوائی جہاز پر فائر کرنے وغیرہم کے مظاہرے کئے اور خدام میں فوجی زندگی کا شوق پیدا کرنے کی تلقین کی۔ اس کے بعد ابھی ان جیسے ان مظاہروں سے متاثر نوجوانوں کو خطاب کرتے ہوئے نائب صدر صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ملک کے دفاع کے لئے فوج کے ہر کام میں مہارت حاصل کرنے کی تلقین فرما ہی رہے تھے کہ صدر خدام الاحمدیہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ تشریف لے آئے اور فرقان فورس کے اسی دستے نے پھر حضور کو سلامی دی اور حضور کے روبرو کچھ اور فوجی مظاہرے کئے۔

اس کے بعد جامعہ احمدیہ (احمد نگر) کی فوج سے تربیت یافتہ طبی امداد کی ایک پارٹی نے اپنی ہنرمندی کا مظاہرہ کیا۔ جس میں فضائی حملوں سے زخمی لوگوں کی مرہم پٹی اور دیگر امداد بہم پہنچانے زخمیوں کو پناہ گاہوں میں لانے اور آگ بجھانے کے مظاہرے کئے۔

حضور کی تقریر

جونہی یہ پروگرام ختم ہوا۔ خدام و اطفال حضور کے سامنے آ بیٹھے اور حضور نے خطاب کرتے ہوئے فرمایا۔ آئندہ کیلئے خدام الاحمدیہ کا نائب صدر اپنی سرکاری حیثیت سے صدر انجمن احمدیہ کا باقاعدہ ممبر ہوا کرے گا۔ اسی طرح ہر مجلس کا قائد اپنی سرکاری حیثیت سے مقامی امیر کی مجلس عاملہ کا رکن ہوا کرے گا۔ خدام سے معینہ چندوں کے علاوہ رضاکارانہ طور پر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ پانچ ہزار روپے کی طوعی تحریکیں کرنے کی مجاز ہوگی۔ اس سے زائد رقم کے لئے صدر انجمن احمدیہ کے ناظر بیت المال سے دریافت کرنا ضروری ہوگا۔ لیکن اگر بالفرض ناظر بیت المال اس سے اتفاق نہ کرے تو فیصلہ صدر خدام الاحمدیہ کیا کریں گے۔

آج حضور نے کوئی پونے دو گھنٹے تک اپنے خدام کو زریں ارشادات سے نوازا۔ سب سے پہلے فرمایا۔ اب جو لوگ خدام میں شامل نہیں ہیں وہ بھی انہی میں مل جل کر بیٹھ جاتے ہیں۔ خدام کا کوئی امتیازی نشان یا وردی ہونی چاہیئے یا کوئی بیج ہونا چاہیئے زائرین کے لئے علیحدہ سٹیج ہونا چاہیئے اور میرے ساتھ جو لوگ مقام اجتماع میں آیا کریں ان سے بھی باقاعدہ پرچہ کچھ ہونی چاہیئے۔ میرے ساتھ کسی ایسے آدمی کو اندر داخل ہونے کی اجازت نہیں ہونی چاہیئے جس کے پاس آپ کا دیا ہوا اجازت نامہ نہ ہو۔ ورنہ اس پہرے کی نوعیت محض تنظیم اور خطرے سے حفاظت ٹوٹ کر رہ جائیں گی۔ حضور نے فرمایا کسی قاعدے کی پابندی ہر حالت میں لازمی ہوتی ہے۔ جو قومیں دلیلوں سے قاعدے توڑنے کا جواز نکالنا شروع کر دیتی ہیں ان کی ذہنیتیں شکست خوردہ ہو جاتی ہیں۔ افسر جو قانون بنائیں سب سے پہلے اس پر خود کار بند ہوں۔ خدام کا ایک بیج ہونا چاہیئے۔ اگر بیج آجکل نہ بن سکیں تو فی الحال کپڑے کا بیج بنوا لیا جائے۔

نائب صدر کا مقام

حضور نے فرمایا۔ میں نے پرسوں کہا تھا کہ نائب صدر کا مقام محض تنفیذ احکام صدر ہوگا۔ مجھے ڈر ہے اس سے وہ لوگ جو نمبرداری مزاج کے ہوتے ہیں کوئی الٹ مطلب نہ نکال لیں۔ تنظیم کی تبدیلی کا تعلق میرے ساتھ ہے تمہارے ساتھ نہیں۔ وہ میرا نمائندہ ہوگا۔ لہٰذا انہیں نائب صدر کے احکام کی پابندی صدر ہی کے احکام سمجھ کر کرنا ہوگی۔ نائب صدر اپنی سرکاری حیثیت سے صدر انجمن احمدیہ کا ممبر ہوا کرے گا۔ اسی طرح مجلس کا قائد بھی مقامی امیر کی مجلس عاملہ کا رکن ہوا کرے گا۔ مجلس مرکزیہ پانچ ہزار تک چندے کی طوعی تحریک کر سکے گی۔ لیکن اس سے اوپر ناظر بیت المال کی اجازت ضروری ہوگی اگر کسی حالت میں ناظر بیت المال اس سے اتفاق نہ کرے تو صدر انجمن احمدیہ کے لمبے لائحہ عمل کی تقلید کی بجائے معاملہ صدر خدام الاحمدیہ کے پیش ہوا کرے گا۔

معاہدے میں ترمیم

اس کے بعد حضور نے خدام کے معاہدہ میں جان مال اور عزت کے علاوہ لفظ وقت کا اضافہ کرتے ہوئے فرمایا۔ اب یہ معاہدہ یوں ہو گا

> میں اقرار کرتا ہوں کہ قومی اور ملی مفاد کی خاطر میں اپنی جان مال وقت اور عزت کو قربان کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہوں گا۔

اس کے بعد حضور نے لفظ ملی کی تشریح کی کہ اس میں اخلاقی اور مذہبی ضرورتیں دونوں آجاتی ہیں اور تیار رہوں گا۔ اور قربانی کرونگا کے فرق کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا۔ جب تم یہ کہتے ہو کہ میں فلاں قربانی کے لئے ہر وقت تیار رہونگا تو اس کا یہ مطلب ہوتا ہے کہ گویا اب جب کبھی بلاوا آئے عذر یا التواء کی گنجائش قطعاً نہیں ہے پہلی صورت میں کہ قربانی کرونگا۔ تیاری نہ ہونے کی بناء پر التواء کی گنجائش نکل آتی تھی۔ اب اسکے لئے کوئی گنجائش نہیں

اس کے بعد حضور نے خدام کو کھڑے کرکے دونوں عہد۔ خدام کا عہد اور قادیان کے حصول کا عہد دوہرائے۔ اور حضور کے ساتھ خدام نے ایک ایک لفظ کرکے باآواز بلند اپنے رب سے تجدید عہد کی۔ اس کے بعد حضور دیر تک مطالعہ کتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق خدام سے مختلف امور پوچھتے رہے اور آخر میں تلقین تبلیغ کے سلسلے میں فرمایا۔ تبلیغ تین طریقوں سے ہو سکتی ہے۔ دوستی سے۔ خدمت سے اور مظلومی سے۔ لیکن مظلومی بہادری والی ہو۔ جس سے یہ ظاہر ہو کہ تم محض اپنے رب کیلئے کچھ برداشت کر رہے ہو۔ اسکے بعد حضور نے کچھ دیر تک خدام کو فوجی زندگی کی اہمیت کی طرف توجہ دلائی۔ پھر خدام الاحمدیہ کی اشاعت کا شکوہ فرمایا۔ اور کہا اب تک آپ کی تو صدر انجمن احمدیہ سے بھی شاخیں بڑھ جانی چاہئیں تھیں لیکن آپ ابھی تک ۱۲۰ سے آگے نہیں بڑھ سکے

خدا کا قانون

کچھ دیر تک فوجی زندگی سے ملک و قوم اور وطن کو نفع پہنچنے کی اہمیت بیان کرنے کے بعد فرمایا۔ جو لوگ کام تو خود نہیں کرتے اور الزام اللہ میاں کے سر پر تھوپ دینے کے عادی ہوتے ہیں کہ صاحب اللہ میاں کو ایسا ہی منظور تھا۔ وہ خدا کی ہتک کرتے ہیں۔ خدا منصف ہے عادل ہے اور کبھی کسی کی محنت اور نیک کوشش کو ضائع نہیں کرتا۔ لہٰذا خدا کے قانون کی یہ غلط تاویل تمہارے ذہنوں میں کبھی نہ آئے۔ بلکہ اسکے خلاف جہاد کرو۔ بزدل لوگ یہ کہکر خدائے عادل کی توہین کرتے ہیں۔ خدا کبھی اچھے کاموں کا برا نتیجہ نہیں نکالا کرتا۔ بزدلی کی اس روح کو کچلو کیونکہ یہ روح قوموں کو خراب کر دیا کرتی ہے۔ اور اس سے اخلاق بگڑ جایا کرتے ہیں

آخر میں حضور نے تعلیمی اداروں کے منتظمین اور اساتذہ کو طلبہ کی اخلاقی نگرانی کو کڑا کر دینے کی تلقین فرمائی اور کہا ابھی تک ہمارے تعلیمی اداروں کا نظام خاطر خواہ نہیں ہوا۔ ہائی سکول کی حالت نسبتاً بہتر ہے۔ لیکن آپ کا معیار تو بہت بلند ہونا چاہیئے۔ ہمارے ادارے تو ابھی ابتدائی ہیں ان کے بچوں کے کردار تو نہایت ہی اعلےٰ ہونے چاہئیں۔ لہٰذا میں بتلائے دیتا ہوں۔ اگر آئندہ مجھ تک ان اداروں کے متعلق کوئی بد اخلاقی وغیرہ کی کوئی رپورٹ آئی تو میں طلبہ سے زیادہ اساتذہ کو ذمہ دار ٹھہراؤنگا۔

حضور نے اپنی تقریر ہی میں اجتماع کے خاتمے کا اعلان فرمایا اور تقریر کے آخر پر ایک لمبی دعا فرمائی۔

شہری آزادی کی کانفرنس

۲۴ و ۲۵ نومبر کو لاہور میں

لاہور ۲ نومبر۔ معلوم ہوا ہے کہ ۲۴ اور ۲۵ نومبر کو لاہور میں آل پاکستان شہری آزادی کی کانفرنس منعقد ہوگی۔ یہ فیصلہ کل کانفرنس کی مجلس استقبال اپنی ایک غیر معمولی میٹنگ میں کیا۔ جس کی صدارت مسٹر محمود علی قصوری نے کی۔ اس کانفرنس شہری آزادی سے متعلقہ مسائل پر بحث ہوگی۔ اور اسکے لفظ کے امور متعلقہ پر غور کیا جائے گا۔